

221611 - غیر مسلم سے افطاری کے لیے کھانا قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال

کیا مسجد کی انتظامیہ کے لئے رمضان میں افطاری کا کھانا یا افطاری کے لئے رقم کسی غیر مسلم سے قبول کرنا جائز ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

مسلمانوں کے لئے رمضان میں غیر مسلموں کی جانب سے پیش کیے گئے افطاری کے کھانے کو قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، ایسے ہی افطاری کا انتظام کرنے کے لئے غیر مسلم سے رقم وصول کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ زیادہ سے زیادہ اس کھانے کے بارے میں کہہ سکتے ہیں کہ یہ تحفہ یا ہدیہ ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے کچھ کافروں سے تحائف قبول فرمائے تھے۔

جیسے کہ ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں تھے، تو ایلہ کے بادشاہ نے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کو سفید خچری تحفے میں دی اور انہیں جوڑا بھی پہنایا" بخاری: (2990)

اسی طرح عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے جنگ حنین کے متعلق بتلایا: "اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اس دن اپنی سفید خچری پر تھے جو کہ آپ کو فروہ بن نفاثہ جذامی نے دی تھی۔" صحیح مسلم: (1775)

ایسے ہی سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "دومتہ کے بادشاہ اکیدر نے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کو ریشم کا کپڑا تحفے میں دیا تو آپ صلی اللہ علیہ و سلم نے یہ کپڑا علی رضی اللہ عنہ کو تھما دیا اور فرمایا: یہ فاطمہ نامی خواتین میں چادریں بنا کر تقسیم کر دو" اس حدیث کو امام بخاری: (2472) اور مسلم: (2071) نے روایت کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس حدیث میں اس چیز کی دلیل ہے کہ کافر سے تحفہ قبول کیا جاسکتا ہے" ختم شد

"شرح مسلم" (14 / 50 ، 51)

اسی طرح انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس زہر آلود بکری کا گوشت لے کر آئی تو آپ نے اس میں سے تناول فرمایا" اس حدیث کو امام بخاری: (2474) اور مسلم :

(2190) نے روایت کیا ہے۔

دائمى فتوى كمىٲى كے فتاوى ميں ہے كہ:

"اكر غير مسلم افراد مسلمانوں كو دينى خوشى كے موقع پر مٲھائى ديں تو وہ مت ليں البتہ دنياوى خوشى مثلاً: بچے كى پيدائش وغيرہ كے موقعوں پر ديں تو اسے كھانا جائز ہے، كيونكہ يہ كافر سے تحفہ قبول كرنے كے زمرے ميں آتا ہے، اور نبى صلى الله عليه و سلم سے يہ ثابت ہے كہ آپ نے مشركوں سے تحائف قبول فرمائے هيں" ختم شد
شيخ عبد العزيز بن باز - الشيخ عبد العزيز آل الشيخ - الشيخ بكر ابو زيد -

" فتاوى اللجنة الدائمة " (دوسرا ايڊيشن) (10/470)

شيخ ابن عثيمين رحمه الله سے پوچھا گيا:

"ميرا يك غير مسلم پڑوسى ہے، وہ هميں مختلف خوشى كے موقعوں پر كھانا، اور مٲھائى وغيرہ بهيكتا رھتا ہے، تو كيا ميرے اور ميرے بچوں كے ليے وہ كھانا كھانا جائز ہے؟"

تو انھوں نے جواب ديا:

"ہاں، آپ كافر شخص كے ديے ہوئے كھانے كو كھا سكتے هيں بشرطيكہ آپ كو مكمل اطمينان ہو؛ كيونكہ نبى صلى الله عليه و سلم نے ايك يھودى عورت كا بكرى كے گوشت كى صورت ميں تحفہ قبول كيا، اسى طرح ايك يھودى كى دعوت بهى قبول فرمائى كہ اس نے آپ كو اپنے گھر دعوت دى تھى تو آپ صلى الله عليه و سلم نے اس گھر كھانا تناول فرمايا۔

اس ليے كافروں كے تحائف قبول كرنے ميں كوئى حرج نہيں ہے، نہ ہى ان كے گھر جا كر كھانے ميں كوئى حرج ہے، تاہم يہ شرط ہے كہ مسلمان ان سے پر امن رهيں، چنانچہ اكر ان سے كسى قسم كا خطرہ يا خدشہ ہو تو دعوت قبول نہ كريں، اسى طرح دوسرى شرط يہ بهى ہے كہ اس تحفے كا تعلق ان كى كسى مذہبى رسومات سے نہ ہو، مثلاً: سالگرہ وغيرہ؛ كيونكہ كافروں كى مذہبى خوشى كے موقع پر ان سے تحائف قبول نہيں كيے جائيں گے" ختم شد
" فتاوى نور على الدرب " (2/24) مكتبہ شاملہ كى خود كار ترقيم كے مطابق

والله اعلم